ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY

AIOU LIBRARY aioulibrary.com

Name:

Registration No.:

Course Code: 3958

Program: BS Islamic Studies (Spec. Seerat Studies)

Semester: Autumn 2026

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ (شعبہ سیرت سٹڈیز)

کورس: القراءۃ الراشدۃ کوڈ (3958)

سطح: بی ایس علوم اسلامیہ (تخصص سیرت سٹڈیز)

سمسٹر: خزاں 2026ء

امتحانی مشق نمبر 1 (یونٹ: 1-4)

کل نمبر: 100 • کامیابی کے نمبر: 50

حل شدہ اسائنمنٹ گائیڈ

Reference &For Study — SOLVED ASSIGNMENT GUIDE

نوٹ: یہ گائیڈ صرف مطالعہ اور حوالے کے مقصد کے لیے تیار کی گئی ہے۔ طلبہ کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ کورس کی کتاب کے متعلقہ یونٹس غور سے پڑھیں، عربی الفاظ کے معانی اور قواعد اچھی طرح سمجھیں اور پھر اسائنمنٹ اپنے الفاظ میں لکھیں۔ اس گائیڈ کو ہو بہو نقل نہ کریں۔ اس گائیڈ میں دینی عبارات کا ترجمہ اور مفہوم خالصتاً تعلیمی مقصد سے بیان کیا گیا ہے؛ کسی دینی حکم کا کسی فرد یا خاص معاملے پر اطلاق مستند علماء اور اہلِ افتاء ہی کا کام ہے، طالب علم کو چاہیے کہ عملی مسئلے میں ان ہی کی طرف رجوع کرے۔

سوال نمبر 1: جمع کے واحد

سوال نمبر 1۔ مندرجہ ذیل جمع کے واحد تحریر کریں: (20 نمبر)

جُدْرَانٌ، صِغَارٌ، الْآفَاقُ، الْغُرَبَاءُ، الْمَرَاكِبُ، الْمَظَالِمُ، الْوِسَامَاتُ، الْهِمَمُ، الْأَعْرَاقُ، سَاعَاتٌ۔

تمہید: عربی میں واحد اور جمع کا نظام

عربی زبان کی سب سے نمایاں خصوصیات میں سے ایک اس کا وسیع اور باقاعدہ نظامِ عدد ہے۔ اردو اور انگریزی کے برعکس عربی میں صرف واحد اور جمع ہی نہیں بلکہ تثنیہ یعنی دو کے لیے بھی الگ صیغہ آتا ہے، اور جمع کی بھی کئی اقسام ہیں۔ جب طالب علم سیرتِ نبوی اور دینی متون پڑھتا ہے تو اسے قدم قدم پر ایسے الفاظ ملتے ہیں جو جمع کے صیغے میں آئے ہوتے ہیں، اور اگر اسے ان کا واحد معلوم نہ ہو تو لغت سے معنی تلاش کرنا مشکل ہو جاتا ہے، کیونکہ عربی لغات میں الفاظ عموماً اپنے واحد یا اپنے مادّے یعنی اصل حروف کے تحت درج ہوتے ہیں۔ اسی لیے القراءۃ الراشدۃ کے ابتدائی یونٹس میں جمع کے واحد اور واحد کے جمع کی مشق اس اہتمام سے کرائی جاتی ہے کہ طالب علم کی صرفی بنیاد مضبوط ہو جائے۔

جمع کی بڑی تین قسمیں ہیں۔ پہلی جمع مذکر سالم ہے جس میں واحد کی صورت برقرار رہتی ہے اور آخر میں ون یا ین کا اضافہ ہوتا ہے، جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ۔ دوسری جمع مؤنث سالم ہے جس میں الف اور ت کا اضافہ ہوتا ہے، جیسے سَاعَۃٌ سے سَاعَاتٌ۔ تیسری اور سب سے بڑی قسم جمعِ تکسیر ہے جس میں واحد کی اندرونی صورت بدل جاتی ہے اور اس کے اوزان بہت زیادہ ہیں، جیسے جِدَارٌ سے جُدْرَانٌ اور غَرِیْبٌ سے غُرَبَاءُ۔ اس سوال کے دس الفاظ میں سے زیادہ تر جمعِ تکسیر ہیں، اس لیے ہر لفظ کے ساتھ اس کا وزن اور مختصر تشریح بھی دی جا رہی ہے تاکہ جواب محض فہرست نہ رہے بلکہ قاعدہ بھی سمجھ آ جائے۔ ذیل کے نقشے میں جمع کی اقسام کی تقسیم دیکھی جا سکتی ہے۔

Figure 1: The Three Types of the Arabic Plural

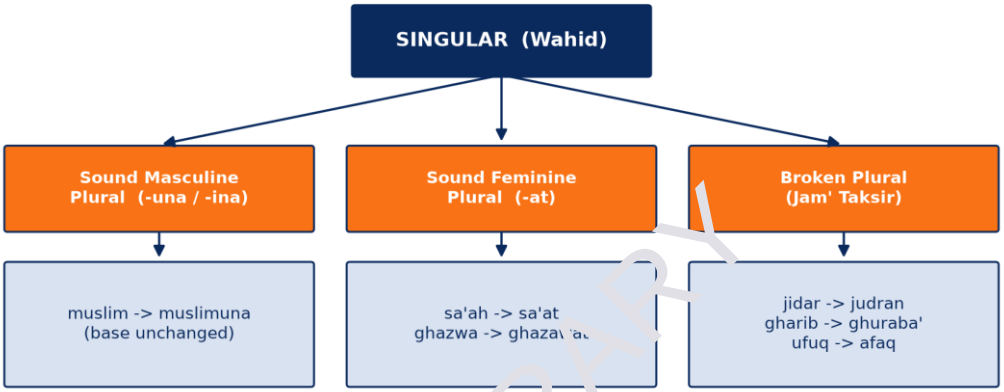

شکل 1: عربی جمع کی تین بڑی اقسام

جواب کی جدول: جمع اور اس کا واحد

جدول 1: دیے گئے جمع الفاظ کے واحد، معانی اور صرفی نوٹ

جمع	واحد	اردو معنی	صرفی نوٹ
جُدْرَانٌ	جِدَارٌ	دیواریں	جمعِ تکسیر، وزن فُعْلَان
صِغَارٌ	صَغِيْرٌ	چھوٹے	جمعِ تکسیر، وزن فِعَال
اٰلْآفَاقُ	اُفُقٌ	افق، کنارے، جہتیں	جمعِ تکسیر، وزن اَفْعَال
اَلْغُرَبَاءُ	غَرِيْبٌ	اجنبی، پردیسی لوگ	جمعِ تکسیر، وزن فُعَلَاء
اَلْمَرَاكِبُ	مَرْكَبٌ	سواریاں، کشتیاں	جمعِ تکسیر، وزن مَفَاعِل

جمع تکسیر	ظلم، حق تلفیاں	مَظْلِمَۃٌ	اَلْمَظَالِمُ
جمع مؤنث سالم	تمغے، اعزازی نشان	وِسَامٌ	اَلْوِسَامَاتُ
جمع تکسیر، وزن فِعَل	ہمتیں، بلند ارادے	ھِمَّۃٌ	اَلْھِمَمُ
جمع تکسیر، وزن اَفْعَال	رگیں، شہ رگیں، نسلیں	عِرْقٌ	اَلْاَعْرَاقُ
جمع مؤنث سالم	گھڑیاں، لمحے، اوقات	سَاعَۃٌ	سَاعَاتٌ

ہر لفظ کی تشریح

1۔ جُدُرَانٌ ــــ واحد: جِدَارٌ

جدار کے معنی دیوار کے ہیں، خواہ وہ گھر کی ہو، باغ کی ہو یا شہر کی فصیل ہو۔ اس کی جمع جُدُرَانٌ فُعْلَان کے وزن پر آتی ہے اور یہی وزن کئی دوسرے الفاظ میں بھی ملتا ہے۔ بعض اہلِ لغت نے جدار کی ایک اور جمع جُدُرٌ بھی ذکر کی ہے، مگر اس سوال میں دی گئی صورت کے مطابق درست واحد جِدَارٌ ہی ہے۔ طالب علم کو یاد رکھنا چاہیے کہ جمعِ تکسیر میں واحد کے حروفِ اصلیہ عموماً محفوظ رہتے ہیں، یہاں ج، د، ر تینوں حروف واحد اور جمع دونوں میں موجود ہیں، صرف حرکات اور درمیانی الف کی صورت بدلی ہے۔ سیرت اور تاریخ کے متون میں شہروں کی فصیلوں اور گھروں کی دیواروں کے ذکر میں یہ لفظ عام ملتا ہے۔

2۔ صِغَارٌ ــــ واحد: صَغِيْرٌ

صغیر کے معنی چھوٹے کے ہیں اور یہ صفتِ مشبہہ ہے جو عمر، قدر یا مرتبے کی کمی کو ظاہر کرتی ہے۔ اس کی جمع صِغَارٌ فِعَال کے وزن پر آتی ہے، اور اسی وزن پر اس کا ضد کَبِيْرٌ کی جمع کِبَارٌ بھی آتی ہے، اس تقابل کو یاد کر لینے سے دونوں جمعیں ذہن نشین ہو جاتی ہیں۔ دینی متون میں بچوں، کم سن صحابہ اور چھوٹے بڑے گناہوں کی تقسیم جیسے مقامات پر صغار اور

کبار کے الفاظ ساتھ ساتھ آتے ہیں، اس لیے یہ جوڑا خاص طور پر مفید ہے۔ یاد رہے کہ صغیر کا استعمال محض عمر کے لیے نہیں ہوتا بلکہ درجے اور اہمیت کی کمی کے لیے بھی ہوتا ہے۔

3۔ الآفَاقُ — واحد: اُفُقٌ

افق اس کنارے یا خط کو کہتے ہیں جہاں زمین اور آسمان ملتے ہوئے نظر آتے ہیں، اور وسیع معنوں میں اس سے مراد جہت، طرف اور دنیا کے دور دراز علاقے بھی ہوتے ہیں۔ افق کی جمع آلآفَاقُ اَفعَال کے وزن پر آتی ہے۔ عربی ادب میں آفاق کا لفظ بہت وسعت کے لیے بولا جاتا ہے۔ جب کہا جاتا ہے کہ کوئی خبر آفاق میں پھیل گئی تو مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ دنیا بھر میں مشہور ہو گئی۔ طالب علم کے لیے یہ نکتہ اہم ہے کہ افق کے شروع میں ہمزہ ہے اور جمع میں یہ ہمزہ مدّ کی صورت اختیار کر لیتا ہے، اس لیے املا میں خاص توجہ درکار ہے۔

4۔ الْغُرَبَاءُ — واحد: غَرِيْبٌ

غریب کے معنی اس شخص کے ہیں جو اپنے وطن اور اپنے لوگوں سے دور اجنبی ماحول میں ہو، یعنی پردیسی اور مسافر۔ اس کی جمع غُرَبَاء فُعَلَاء کے وزن پر آتی ہے اور یہ وزن فَعِیل صیغے کی صفات کی مشہور جمع ہے، جیسے کَرِیْمٌ سے کُرَمَاءُ اور شَرِیْفٌ سے شُرَفَاءُ آتا ہے۔ دینی ادب میں غربت کا مفہوم محض سفر تک محدود نہیں رہا؛ اہلِ ایمان کی اس حالت کو بھی غربت کہا گیا ہے جب وہ اپنے ماحول میں اجنبی محسوس ہوں۔ اس لفظ کا مادہ غ، ر، ب ہے اور اسی مادے سے غروبِ آفتاب کا لفظ بھی نکلا ہے، جس سے دونوں معنوں میں دوری کا تصور مشترک نظر آتا ہے۔

5۔ الْمَرَاكِبُ — واحد: مَرْكَبٌ

مرکب ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس پر سوار ہوا جائے، خواہ وہ جانور ہو، گاڑی ہو یا کشتی ہو۔ قدیم عربی متون میں مرکب کا اطلاق زیادہ تر کشتی اور سواری کے جانور پر ہوتا ہے۔ اس کا مادہ ر، ک، ب ہے جس کے بنیادی معنی سوار ہونے کے ہیں، اسی سے رَاكِبٌ یعنی سوار بھی آتا ہے۔ مرکب کی جمع مَرَاكِبُ مَفَاعِل کے وزن پر جمعِ تکسیر ہے؛ اس وزن کی پہچان یہ

ہے کہ اس میں الف کے بعد دو حرف آتے ہیں۔ سیرت کے متون میں بحری سفر، لشکروں کی روانگی اور تجارتی قافلوں کے بیان میں مراکب کا لفظ ملتا ہے، اس لیے اس کا واحد جاننا ضروری ہے۔

6۔ اَلْمَظَالِمُ — واحد: مَظْلِمَة

مظلمہ کے معنی اس ظلم اور حق تلفی کے ہیں جو کسی کے ساتھ کی جائے یعنی کسی کا حق دبانا یا اس پر زیادتی کرنا۔ یہ لفظ ظ، ل، م مادے سے ہے جس سے ظُلْمٌ اور ظَالِمٌ بھی بنتے ہیں۔ مظالم کی جمع میں آنے والا لفظ دراصل ان تمام زیادتیوں کی طرف اشارہ کرتا ہے جس کا [illegible] قیامت کے دن یا دنیا میں حقوق کی واپسی سے ہو گا۔ دینی تعلیمات میں حقوق العباد کی ادائیگی پر بہت زور دیا گیا ہے اور مظالم کو اسی باب میں ذکر کیا جاتا ہے۔ طالب علم نوٹ کرے کہ یہاں دی گئی جمع مَفَاعِل نما صورت رکھتی ہے مگر اس کا واحد تائے مربوطہ کے ساتھ آتا ہے۔

7۔ اَلْوِسَامَاتُ — واحد: وِسَامٌ

وسام اس اعزازی نشان یا تمغے کو کہتے ہیں جو کسی نمایاں خدمت کے اعتراف میں سینے پر لگایا جاتا ہے۔ یہ لفظ و، س، م مادے سے ہے جس کے معنی نشان اور علامت کے ہیں؛ اسی سے وَسْمٌ یعنی داغ یا نشان بھی آتا ہے۔ وسام کی جمع وِسَامَاتٌ باقاعدہ جمعِ مؤنث سالم ہے کیونکہ اس میں واحد کی صورت برقرار رکھ کر آخر میں الف اور ت بڑھا دی گئی ہے۔ جدید عربی میں یہ لفظ اخبارات اور سرکاری اعزازات کے بیان میں کثرت سے آتا ہے، مثلاً کسی شخصیت کو اعلیٰ وسام عطا کیے جانے کی خبر۔ اس لفظ سے طالب علم کو جمعِ مؤنث سالم کی پہچان کی اچھی مشق ملتی ہے۔

8۔ الْهِمَمُ ــــ واحد: هِمَّةٌ

ہمّت کے معنی ارادے، عزم اور بلند حوصلے کے ہیں۔ ہمت وہ اندرونی قوت ہے جو انسان کو بڑے مقصد کی طرف بڑھاتی ہے، اسی لیے عربی میں بلند ہمّت والے کو بڑی تعریف کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ ہمت کی جمع هِمَمٌ فِعَل کے وزن پر جمعِ تکسیر ہے۔ یاد رہے کہ اس لفظ کے شروع میں ہ ہے، حمزہ نہیں، اور درمیانی میم مشدّد ہے۔ سیرت کے مطالعے میں یہ لفظ بہت اہم ہے کیونکہ صحابہ کرام کی بلند ہمتی اور مقصد سے لگن کا ذکر انہی الفاظ میں آتا ہے۔ ہمت اور ہَمّ یعنی فکر یا غم میں املا اور معنی دونوں کا فرق ملحوظ رکھنا چاہیے۔

9۔ الْأَعْرَاقُ ــــ واحد: عِرْقٌ

عرق کے بنیادی معنی رگ کے ہیں، یعنی جسم میں خون کی نالی، اور اسی سے یہ لفظ جڑ، اصل اور نسل کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ عرق کی دو مشہور جمعیں آتی ہیں: عُرُوْقٌ اور اَعْرَاقٌ۔ اہلِ لغت کے بیان کے مطابق جسم کی رگوں کے لیے عروق کا استعمال زیادہ عام ہے جبکہ اعراق کا استعمال اصل، بنیاد اور نسب کے سلسلے میں بھی خوب آتا ہے۔ اس سوال میں چونکہ صورتِ جمع اعراق دی گئی ہے اس کا واحد عِرْقٌ لکھنا درست ہے۔ طالب علم کے لیے سبق یہ ہے کہ ایک واحد کی ایک سے زیادہ جمعیں بھی ہو سکتی ہیں اور ہر جمع اپنے خاص محلِ استعمال رکھتی ہے۔

10۔ سَاعَاتٌ ــــ واحد: سَاعَةٌ

ساعۃ کے کئی معنی ہیں: گھڑی یعنی وقت ناپنے کا آلہ، گھنٹہ یعنی وقت کی ایک مقدار، ایک لمحہ یا مختصر وقت، اور اصطلاحی طور پر قیامت کو بھی السَّاعَۃ کہا جاتا ہے۔ ساعۃ کی جمع سَاعَاتٌ جمعِ مؤنث سالم ہے کیونکہ واحد کے آخر کی تائے مربوطہ گر کر الف اور ت کا اضافہ ہو گیا ہے، یہی اس جمع کا عام قاعدہ ہے۔ عربی عبارات میں جب اوقات، ملاقات کے وقت یا قیامت کے ذکر میں یہ لفظ آئے تو سیاق سے فیصلہ ہوتا ہے کہ کون سا معنی مراد ہے۔ یہ لفظ روزمرہ عربی میں بھی سب سے زیادہ استعمال ہونے والے الفاظ میں سے ہے، اس لیے اس کی پہچان ہر طالب علم کے لیے بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔

نتیجہ

خلاصہ یہ ہے کہ سوال کے دس جمع الفاظ میں سے آٹھ جمع تکسیر ہیں اور دو، یعنی وسامات اور ساعات، جمع مؤنث سالم ہیں۔ جمع تکسیر کی پہچان کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ مشہور اوزان، جیسے فُعْلَان، فِعَال، اَفْعَال، فُعَلَاء اور مَفَاعِل، کو مثالوں سے سمجھ کر یاد کیا جائے اور ہر نئے لفظ کو اس کے مادے سے جوڑ کر دیکھا جائے۔ طالب علم کو چاہیے کہ وہ ان دس الفاظ کو زبانی یاد کرنے کے بجائے اپنے جملوں میں استعمال کرے، کیونکہ استعمال سے ہی صرفی قاعدہ پختہ ہوتا ہے اور اصل متن پڑھتے وقت واحد کی پہچان خود بخود تیز ہو جاتی ہے۔

سوال نمبر 2: الفاظ کے معانی کی اردو میں وضاحت

سوال نمبر 2۔ درج ذیل الفاظ کے معانی کی اردو میں وضاحت کریں: (20 نمبر)

اَلْعُجُبُ، شَهَامَةٌ، رَجًى، مِرْبَدٌ، سِلَاحٌ، اَلْبِحَارُ، وَقَارٌ، اَلْمُجُوْنُ، ضَئِيْمٌ، اَلصَّمَدُ۔

تمہید: مفردات کے علم کی اہمیت

کسی بھی زبان کو سیکھنے کی پہلی سیڑھی اس کے الفاظ کے معانی کا علم ہے۔ عربی چونکہ قرآن، حدیث اور سیرت کی زبان ہے، اس لیے اس کے مفردات محض لغوی معلومات نہیں بلکہ دینی متون کو سمجھنے کی کنجی ہیں۔ ایک ہی لفظ کے کبھی کئی معنی ہوتے ہیں اور سیاق و سباق فیصلہ کرتا ہے کہ یہاں کون سا معنی مراد ہے۔ القراءۃ الراشدۃ کے اسباق اسی مقصد سے مرتب کیے گئے ہیں کہ طالب علم سیرت کی آسان اور منتخب عبارات پڑھتے ہوئے ذخیرۂ الفاظ بھی بڑھائے اور اخلاقی و دینی اصطلاحات سے بھی واقف ہو۔ زیرِ نظر دس الفاظ میں کچھ عام استعمال کے ہیں جیسے سلاح اور بحار، کچھ اخلاقی اصطلاحات ہیں جیسے عُجب، شہامہ اور وقار، اور ایک لفظ الصمد اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے، جس کی وضاحت خاص توجہ مانگتی ہے۔

ذیل میں پہلے جدول میں ہر لفظ کا مختصر معنی دیا گیا ہے، اس کے بعد ہر لفظ کی الگ الگ وضاحت مثال اور استعمال سمیت پیش کی گئی ہے تاکہ طالب علم لفظ کو صرف رٹنے کے بجائے اس کے مفہوم کی گہرائی بھی سمجھ لے۔

جدول: الفاظ اور ان کے بنیادی معانی

جدول 1: دس الفاظ کے مختصر اردو معانی

لفظ	اردو معنی	مزید توضیح
اَلْعُجْبُ	خود پسندی، اپنے آپ پر فخر کرنا	اخلاقی مذمت کی اصطلاح
شَهَامَةٌ	غیرت، جوانمردی، شرافت و عالی ظرفی	پسندیدہ اخلاقی صفت
رَحَى الحرب: جنگ کی شدت	چکی، چکی کا پاٹ	
مِرْبَدٌ	اونٹ باندھنے اور ٹھہرانے کی جگہ، باڑہ	سیرت کے متون میں مذکور
سِلَاحٌ	ہتھیار، اسلحہ	واحد اور جمع دونوں میں مستعمل
اَلْبِحَارُ	سمندر (بَحْر کی جمع)	لفظی اور مجازی دونوں معنی
وَقَارٌ	سنجیدگی، متانت، عزت و ہیبت	علماء اور بزرگوں کی صفت
اَلْمُجُوْنُ	بے حیائی، لاابالی پن، فحش مذاق	مذموم عادت
ضَيْمٌ	ظلم، ناانصافی، حق تلفی	حقوق العباد سے متعلق
اَلصَّمَدُ	بے نیاز ذات جس کی طرف حاجتوں میں رجوع کیا	اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے

	جائے	

ہر لفظ کی تفصیلی وضاحت

1۔ العُجْبُ

عُجب کے معنی خود پسندی کے ہیں، یعنی انسان کا اپنی کسی خوبی، عبادت، علم یا عمل پر اس قدر خوش اور مطمئن ہو جانا کہ وہ دوسروں کو کمتر سمجھنے لگے اور اپنی اصلاح سے بے نیاز ہو جائے۔ عجب اور تکبر میں فرق یہ ہے کہ تکبر میں دوسرے کو حقیر سمجھنا پایا جاتا ہے جبکہ عجب میں انسان اپنی ذات ہی میں مگن ہو جاتا ہے، چاہے دوسرا سامنے ہو یا نہ ہو۔ اخلاقی تعلیمات میں عجب کو اعمال کے لیے نہایت نقصان دہ قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ انسان کو شکر گزاری اور خود احتسابی سے غافل کر دیتا ہے۔ مثال کے طور پر عربی میں کہا جاتا ہے کہ فلاں آدمی اپنے علم پر عجب میں مبتلا ہے، یعنی وہ اپنے علم پر پھولا نہیں سماتا۔ طالب علم کے لیے اس لفظ کا سبق یہ ہے کہ علم کی طلب کے ساتھ عاجزی بھی ضروری ہے۔

2۔ شَهَامَة

شہامت کے معنی غیرت، حمیت، جوانمردی اور بلند ظرفی کے ہیں۔ یہ اس صفت کا نام ہے جس کی بدولت انسان موقع پڑنے پر شرافت، جرات اور دوسروں کی عزت کی حفاظت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ شہامت والا شخص نہ اپنے حق پر زیادتی برداشت کرتا ہے اور نہ کسی کمزور پر ظلم ہوتے دیکھ کر خاموش رہتا ہے، بلکہ اس کا ضمیر اسے اچھے موقف پر کھڑا ہونے کی ترغیب دیتا ہے۔ عربی ادب میں شہامت کو مردانگی کی بہترین صفات میں شمار کیا گیا ہے اور اسی لفظ سے اس امتحانی مشق کے دوسرے حصے میں شَهَامَةُ الْيَتِيمِ یعنی یتیم کی جوانمردی کے عنوان سے ایک سبق بھی پڑھا جاتا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لفظ اس کورس کی مرکزی اخلاقی اصطلاحات میں سے ہے۔

3۔ رَحًی

رحیٰ کے معنی چکی کے ہیں، خاص طور پر وہ گول پتھر یا پاٹ جس میں اناج رکھ کر پیسا جاتا ہے۔ قدیم زمانے میں ہر گھر میں رحیٰ موجود ہوتی تھی اور گندم پیسنا روزمرہ کی مشقت کا کام تھا، اسی لیے سیرت اور قدیم زندگی کے بیان میں یہ لفظ آتا ہے۔ اس لفظ کا ایک مشہور مجازی استعمال رَحَی الْحَرْب ہے، یعنی جنگ کا وہ مرکزی مرکز جہاں لڑائی سب سے شدید ہو، جیسے چکی میں دانہ پس کر رہ جاتا ہے ویسے وہاں فوجیں کٹ مرتی ہیں۔ اسی طرح محاورے میں کسی بڑی آفت یا سخت آزمائش کے گھومنے کو بھی رحیٰ کے دار ہونے سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ لفظ کے املا میں آخر میں الف مقصورہ ہے، اس کا خیال رکھنا چاہیے۔

4۔ مِرْبَدٌ

مربد اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں اونٹوں کو باندھا جائے، ٹھہرایا جائے یا جمع کیا جائے، یعنی ایک قسم کا باڑہ یا اصطبل نما احاطہ۔ اس کا مادہ ر، ب، د ہے جس کے معنی ٹھہرنے اور جمنے کے ہیں۔ مدینہ منورہ کی اجتماعی زندگی میں مربد کا ایک اور استعمال بھی مشہور ہے: کھجوروں کو خشک کرنے کے لیے بنائی گئی کھلی جگہ کو بھی مربد کہا جاتا تھا۔ سیرت کے مطالعے میں اس لفظ کی بڑی اہمیت ہے کیونکہ مسجدِ نبوی کی تعمیر سے پہلے اس زمین کا ایک حصہ مربد ہی تھا جہاں کھجوریں خشک کی جاتی تھیں اور اونٹ باندھے جاتے تھے۔ اس پس منظر کے ساتھ لفظ پڑھا جائے تو عبارت کا منظر آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔

5۔ سِلَاحٌ

سلاح کے معنی ہتھیار کے ہیں، یعنی ہر وہ آلہ جو دفاع یا جنگ کے لیے استعمال ہو، خواہ تلوار ہو، نیزہ ہو، تیر کمان ہو یا جدید اسلحہ۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ سلاح عربی میں واحد کے معنوں میں بھی آتا ہے اور اسمِ جنس ہونے کی وجہ سے مجموعے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے، اور اس کی جمع اَسْلِحَہ آتی ہے جو اردو میں اسلحہ کی صورت میں رائج ہے۔ غزوات اور سیرت کے اسباق میں اس لفظ کی کثرتِ استعمال کی وجہ سے یہ طالب علم کے ذخیرۂ الفاظ کا بنیادی لفظ ہے۔ اردو لفظ اسلحہ خانہ بھی اسی سے ماخوذ ہے، اس موازنے سے معنی یاد رکھنا آسان ہو جاتا ہے۔

6۔ اَلْبِحَارُ

بحار بحر کی جمع ہے اور بحر کے معنی سمندر کے ہیں۔ بحر کی ایک اور مشہور جمع بُحُوْرٌ بھی آتی ہے۔ سمندر کی وسعت کی وجہ سے عربی میں بحر کا لفظ مجازی طور پر ایسی شخصیت یا چیز کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے جو کسی صفت میں بے پایاں ہو، جیسے بڑے عالم کو علم کا بحر کہنا عام محاورہ ہے۔ سیرت کے اسباق میں سمندری سفر، ساحلی قبائل اور بحری تجارت کے ذکر میں یہ لفظ آتا ہے۔ طالب علم یہ بھی نوٹ کرے کہ عروض یعنی شاعری کے اوزان کو بھی بحور کہا جاتا ہے، یہ اسی لفظ کا ایک الگ اصطلاحی استعمال ہے جو ادب کے مطالعے میں آگے چل کر کام آئے گا۔

7۔ وَقَارٌ

وقار کے معنی سنجیدگی، متانت، ٹھہراؤ اور عزت و ہیبت کے ہیں۔ وقار اس کیفیت کو کہتے ہیں جس میں انسان کی شخصیت میں بے جا شوخی اور ہلکا پن نہ ہو بلکہ اس کی گفتگو، چال ڈھال اور مجلس سے سکون اور عظمت جھلکے۔ یہ لفظ ق، ر، ا دے کے خاندان سے ہے اور اس کا تعلق ٹھہرنے اور قرار پکڑنے سے ہے، گویا باوقار شخص اپنے آپ پر قابو رکھنے والا ہوتا ہے۔ دینی ادب میں علماء، اساتذہ اور مصلحین کی شخصیت کی تعریف میں وقار بنیادی صفت کے طور پر ذکر ہوتا ہے، اور اس امتحانی مشق کی دوسری اسائنمنٹ میں مجلسِ علم کی جو تصویر دی گئی ہے اس میں بھی وقار ہی مرکزی لفظ ہے، جس سے اس اصطلاح کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

8۔ اَلْمُجُوْنُ

مجون کے معنی بے حیائی، لاابالی پن اور حد سے بڑھے ہوئے ایسے مذاق کے ہیں جس میں شرم و حیا کی پروا نہ رکھی جائے۔ مجون کرنے والے کو مَاجِنٌ کہتے ہیں۔ یہ صفت اخلاقی طور پر ناپسندیدہ سمجھی جاتی ہے کیونکہ یہ انسان کی سنجیدگی اور وقار کو ختم کر دیتی ہے اور مجلس کے ماحول کو بگاڑ دیتی ہے۔ عربی ادب کی تاریخ میں بعض شعراء اپنے مجون یعنی آزاد روی اور کھلے مذاق کی وجہ سے مشہور ہوئے، مگر دینی اخلاقیات نے اس طرز کو ہمیشہ ناپسند کیا ہے۔ طالب علم کے لیے وقار اور مجون کا یہ تقابل نہایت سبق آموز ہے: ایک پسندیدہ انتہا ہے اور دوسرا مذموم رویہ، اور ادب کا تقاضا یہ ہے کہ گفتگو میں مزاح ہو بھی تو وقار کی حد کے اندر رہے۔

9۔ضَیْمٌ

ضیم کے معنی ظلم، ناانصافی اور کسی کا حق دبانے کے ہیں۔ یہ مَظْلِمَہ کے قریب المعنی لفظ ہے جس کا مطالعہ پہلے سوال میں ہو چکا ہے، فرق یہ ہے کہ ضیم کا استعمال اکثر اس زیادتی کے لیے ہوتا ہے جو کسی کی مجبوری سے فائدہ اٹھا کر کی جائے۔ اردو کا لفظ ضائع اور عربی ضیم کے املا میں مماثلت کی وجہ سے طالب علم کو دھیان رکھنا چاہیے کہ یہ الگ الگ الفاظ ہیں۔ دینی تعلیمات میں ضیم سے بچنے کی سخت تاکید ہے کیونکہ حق تلفی آخرت کی پکڑ کا سبب بنتی ہے۔ عربی محاورے میں کہا جاتا ہے کہ فلاں نے ضیم قبول نہ کیا، یعنی اس نے زیادتی کے آگے سر نہ جھکایا، اس سے لفظ کا تعلق غیرت اور حق گوئی سے بھی جڑ جاتا ہے۔

10۔الصَّمَدُ

الصمد اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک عظیم الشان نام ہے جو سورۃ الاخلاص میں آیا ہے۔ مفسرین نے اس کے کئی معانی بیان کیے ہیں، جن کا خلاصہ یہ ہے: وہ ذات جو بے نیاز ہے، سب مخلوق اپنی حاجتوں میں اسی کی طرف رجوع کرتی ہے اور وہ کسی کا محتاج نہیں؛ وہ سردار جس کی اطاعت اور بڑائی کامل ہے؛ اور وہ ذات جو ازلی و ابدی ہے اور جس میں کوئی کمی یا خلل نہیں۔ لغت میں صمد کے بنیادی معنی قصد کرنے اور کسی ٹھوس چیز کے بھی آتے ہیں جس میں جوف یعنی اندرونی خلا نہ ہو۔ طالب علم کو یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ نام اللہ کی وحدانیت اور بے نیازی کی جامع تعبیر ہے، اس لیے اس کا مطالعہ محض لغوی مشق نہیں بلکہ عقیدے کی بنیادوں سے جڑا ہوا ہے۔ اس مقام پر واضح رہے کہ اس نام کی تشریح خالصتاً کتابی اور تعلیمی ہے؛ دینی احکام کے عملی اطلاق میں رہنمائی کے لیے مستند علماء کی طرف رجوع ہی درست طریقہ ہے۔

نتیجہ

ان دس الفاظ کا مطالعہ دکھاتا ہے کہ القراءۃ الراشدۃ کا ذخیرۂ الفاظ محض روزمرہ اشیاء تک محدود نہیں بلکہ یہ طالب علم کو اخلاقی اصطلاحات، سیرت کے ماحول اور عقیدے کے بنیادی مفاہیم سے بھی روشناس کراتا ہے۔ اچھا طریقہ یہ ہے کہ ہر لفظ کو اس کے متضاد یا ہم معنی لفظ کے ساتھ جوڑ کر یاد کیا جائے، جیسے وقار کے مقابل مجون اور ظلم کے خاندان

میں مظلمہ اور ضیم، کیونکہ تقابل سے مفہوم ذہن میں نقش ہو جاتا ہے۔ جب یہ الفاظ اصل اسباق میں دوبارہ آئیں گے تو طالب علم عبارت کو لغت کی مدد کے بغیر روانی سے پڑھ سکے گا، اور یہی اس مشق کا اصل مقصد ہے۔

سوال نمبر 3: عربی عبارت کا سلیس اردو ترجمہ

سوال نمبر 3۔ درج ذیل عربی عبارت کا اردو میں سلیس ترجمہ کریں: (20 نمبر)

فَالْغَزْوَةُ مَا خَرَجَ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي جُنْدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لِلْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، نَعَمْ فَخَرَ رَحِمَهُ اللّٰهُ ﷺ فِي غَزْوِهِ وَرَجَعَ عَنْهَا فِي الظُّهَيْرَةِ وَكَانَتْ أَيَّامَ الصَّيْفِ فَأَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَسْتَرِيحَ وَلَيْسَ فِي الْبَرِّيَّةِ مَكَانٌ يَسْتَرِيحُ فِيهِ الْإِنْسَانُ إِلَّا الشَّجَرُ۔

تمہید: سلیس ترجمہ کسے کہتے ہیں؟

ترجمے کی دو بڑی قسمیں ہیں: لفظی ترجمہ اور سلیس یعنی بامحاورہ ترجمہ۔ لفظی ترجمے میں ہر عربی لفظ کے بدلے اردو لفظ رکھ دیا جاتا ہے، جس سے عبارت کا ڈھانچا غیر فطری اور مفہوم اکثر الجھا ہوا رہ جاتا ہے۔ سلیس ترجمے میں مترجم پہلے پوری عبارت کا مفہوم سمجھتا ہے، پھر اسے ہدف زبان کے فطری محاورے اور جملے کی ساخت میں ڈھالتا ہے، البتہ اصل مفہوم میں کمی بیشی نہیں کرتا۔ اس سوال میں واضح طور پر سلیس ترجمہ مطلوب ہے، اس لیے ذیل میں پہلے عبارت کے مشکل الفاظ معنی سمیت دیے گئے ہیں، پھر پورا سلیس ترجمہ پیش کیا گیا ہے، اور آخر میں عبارت کی اصطلاحی اور علمی تشریح کی گئی ہے تاکہ طالب علم صرف جملے نہیں بلکہ سیرت کی ایک بنیادی اصطلاح بھی سمجھ لے۔

مشکل الفاظ کے معانی

جدول 1: عبارت کے کلیدی الفاظ

عربی لفظ	اردو معنی	نوٹ

سیرت کی اصطلاح	وہ مہم جس میں رسول اللہ ﷺ خود شریک ہوں	اَلْغَزْوَةُ
جُنُود جمع	لشکر، فوج	جُنْدٌ
قرآنی اصطلاح	اللہ کی راہ	سَبِيْلِ اللّٰهِ
قیلولے کا وقت	دوپہر، زوال کے بعد کا وقت	اَلظَّهِيْرَةُ
مقابل: الشتاء	گرمیوں کا موسم	اَلصَّيْفُ
آبادی سے دور علاقہ	کھلا میدان، صحرا، ویرانہ	اَلْبَرِّيَّةِ
مادہ: روح	آرام کرتا ہے، سستاتا ہے	يَسْتَرِيْحُ
سائے کے لیے واحد جائے آرام	درخت	اَلشَّجَرُ

AIOU LIBRARY aioulibrary.com

سلیس اردو ترجمہ

ترجمہ: غزوہ وہ مہم ہے جس میں رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کے ایک لشکر کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے خود تشریف لے گئے۔ چنانچہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنے ایک غزوے کے لیے روانہ ہوئے اور دوپہر کے وقت اس (علاقے) سے واپس تشریف لائے، اور وہ گرمیوں کے دن تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے آرام فرمانے کا ارادہ کیا، اور کھلے میدان و صحرا میں کوئی ایسی جگہ نہ تھی جہاں انسان آرام کر سکے، سوائے درختوں (کے سائے) کے۔

اس ترجمے میں چند مقامات کی وضاحت مفید ہو گی۔ عبارت کا پہلا جملہ غزوے کی تعریف ہے جو فَالْغَزْوَةُ سے شروع ہوتا ہے؛ اردو میں اسے وہ مہم ہے کہہ کر ادا کیا گیا ہے۔ لفظ نَعَمْ یہاں تصدیق اور بات کو آگے بڑھانے کے لیے آیا ہے، اسے اردو میں چنانچہ یا ہاں کہہ کر منتقل کیا جا سکتا ہے۔ آخری جملے میں استثناء کا اسلوب ہے: کوئی جگہ نہیں سوائے درخت کے، جس کا فطری اردو ترجمہ یہی ہے کہ آرام کی واحد صورت درخت کا سایہ تھی۔ اس سے پرانے زمانے کے سفر کی سختی اور سہولتوں کی کمی کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔

تشریح: غزوہ اور سریہ کی اصطلاح

علمِ سیرت میں غزوہ اور سریہ کی تعیین بنیادی اصطلاحی مسئلہ ہے۔ محدثین اور سیرت نگاروں کی عام اصطلاح یہ ہے کہ جس فوجی مہم میں رسول اللہ ﷺ خود شریک ہوئے وہ غزوہ کہلاتی ہے، اور جس مہم میں آپ ﷺ نے صحابہ کی ایک جماعت کسی کمانڈر کی قیادت میں بھیجی اور خود مدینہ میں رہے وہ سریہ کہلاتی ہے۔ دیا گیا اقتباس اسی تعریف کو آسان عبارت میں بیان کرتا ہے۔ اس تعریف کو سمجھ لینے سے طالب علم کو سیرت کی کتب میں آنے والے واقعات کی درجہ بندی میں بڑی آسانی ہو جاتی ہے، اور وہ یہ بھی جان لیتا ہے کہ عربی متن میں یہ فرق محض نام کا نہیں بلکہ تاریخی ترتیب کا بھی ہے۔

تشریح: دوپہر کا آرام یعنی قیلولہ

عبارت کا دوسرا حصہ ایک عملی اور انسانی منظر پیش کرتا ہے: گرمیوں کے دن ہیں، دوپہر کا وقت ہے، اور سفر سے واپسی پر آرام کی خواہش فطری ہے۔ عرب کی سرزمین میں دوپہر کی سخت گرمی میں کچھ دیر آرام کرنے کو قیلولہ کہا جاتا ہے اور یہ وہاں کی آب و ہوا کی مناسبت سے ایک معروف عادت تھی۔ کھلے صحرا میں نہ سرائے ہے نہ سایہ دار عمارت، اس لیے درخت کا سایہ ہی واحد ٹھکانہ ہے۔ یہ تفصیل بتاتی ہے کہ سیرت کے اسباق محض واقعات کی فہرست نہیں دیتے بلکہ اس دور کے ماحول، موسم اور طرزِ زندگی کو بھی طالب علم کے سامنے زندہ کرتے ہیں، اور ترجمہ کرتے وقت ان ماحولیاتی نکات کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔

عبارت کے اسلوب اور زبان پر نوٹ

اس عبارت کی زبان سادہ مگر اصطلاحی ہے اور اسی سادگی کی وجہ سے یہ ابتدائی طالب علم کے لیے رکھی گئی ہے۔ غور کریں کہ تعریف والے جملے میں پہلے غزوہ کا لفظ بطور موضوع آیا ہے اور پھر اس کی مکمل صفت بیان ہوئی ہے؛ اردو ترجمے میں بھی اسی ترتیب کو برقرار رکھا گیا ہے تاکہ تعریف کا انداز قائم رہے۔ دوسرے حصے میں اسمِ زمان اور اسمِ مکان کے الفاظ جیسے ظہیرہ اور بریہ ماحول کو متعین کرتے ہیں۔ بریہ کا لفظ اردو کے لفظ ویرانہ اور برّی سفر کے قریب ہے، اس رشتے کو ذہن میں رکھنے سے معنی بھولتا نہیں۔ ایک اور باریک نکتہ یہ ہے کہ عبارت میں استثناء کا جملہ نفی کے بعد آیا ہے؛ عربی کے اس اسلوب کا اردو میں جوں کا توں ترجمہ کرنے کے بجائے سوائے کا فطری محاورہ اختیار کرنا سلیس

ترجمے کی اچھی مثال ہے۔ طالب علم اگر اپنے ترجمے میں ان تین چیزوں یعنی اصطلاح کی حفاظت، ماحول کے الفاظ کی درست منتقلی اور محاورے کی روانی کا خیال رکھے تو اس کا ترجمہ نہ صرف نمبروں کے اعتبار سے بہتر ہو گا بلکہ پڑھنے والے کو عبارت کی اصل فضا بھی محسوس ہو گی۔

ترجمہ کرتے وقت یاد رکھنے کے اصول

- پہلے پورا جملہ پڑھ کر اس کا مجموعی مفہوم سمجھیں، پھر لفظی ترجمہ شروع کریں۔
- اصطلاحات جیسے غزوہ، جہاد اور سبیل اللہ کا ترجمہ ان کے اصطلاحی مفہوم کے مطابق کریں، محض لغوی معنی کافی نہیں۔
- استثناء، نفی اور شرط کے اسالیب اردو کے فطری انداز میں بدلیں تاکہ جملہ سلیس رہے۔
- فاعل اور ضمیر کے مرجع کی تعیین پہلے کریں، خاص طور پر جہاں رسول اللہ ﷺ کا ذکر بار بار ضمیر کی صورت میں آئے۔
- ترجمہ مکمل کر کے ایک بار اردو ہی کی عبارت کے طور پر پڑھیں؛ اگر کوئی جملہ اردو مزاج کے خلاف ہو تو اسے دوبارہ ڈھالیں۔

نتیجہ

نتیجہ یہ ہے کہ اس عبارت کا سلیس ترجمہ دو حصوں پر مشتمل ہے: پہلے حصے میں غزوے کی اصطلاحی تعریف ہے اور دوسرے حصے میں ایک غزوے سے واپسی، گرمیوں کی دوپہر اور صحرا میں درخت کے سائے تلے آرام کے ارادے کا منظر ہے۔ جو طالب علم اصولوں کو سامنے رکھ کر ترجمہ کرے گا اس کی عبارت نہ صرف درست ہو گی بلکہ رواں بھی۔ مشق کے لیے بہتر ہے کہ طالب علم پہلے خود ترجمہ لکھے، پھر اس گائیڈ کے ترجمے سے ملائے اور اختلاف کی جگہوں پر غور کرے کہ کس صورت میں مفہوم زیادہ صاف ادا ہوتا ہے۔ یہی طریقہ ترجمے کی مہارت پیدا کرتا ہے۔

سوال نمبر 4: واحد (مفرد) کے جمع

سوال نمبر 4۔ مندرجہ ذیل میں سے کوئی سے 10 واحد (مفرد) کے جمع تحریر کریں: (20 نمبر)

قَائِدٌ، فَرَسٌ، صَنَمٌ، عَقْرَبٌ، وَجْهٌ، السَّيْفُ، سِلَاحٌ، قُوَّةٌ، لِوَاءٌ، رَجُلٌ، الْغَنَمُ، صَخْرَةٌ، غَزْوَةٌ، شَجَرٌ، دِرْهَمٌ۔

نوٹ: اس گائیڈ میں سہولت کے لیے تمام 15 الفاظ کی جمع دی گئی ہے؛ طالب علم امتحانی تقاضے کے مطابق کوئی سے 10 بھی لکھ سکتا ہے۔

تمہید: واحد سے جمع بنانے کے راستے

پہلے سوال میں جمع سے واحد کی طرف سفر تھا اور اس سوال میں اسی سفر کی مخالف سمت ہے: واحد سے جمع بنانا۔ یہ الگ مشق اس لیے رکھی جاتی ہے کہ طالب علم صرف پہچاننے پر قادر نہ ہو بلکہ خود بنانے کی صلاحیت بھی حاصل کرے۔ عربی میں جمع بنانے کا سب سے باقاعدہ راستہ جمع سالم ہے، مگر روزمرہ کے زیادہ تر الفاظ جمعِ تکسیر پر آتے ہیں جن کے اوزان یاد کرنا اور مثالوں کے ذریعے پختہ کرنا ضروری ہے۔ اس سوال کے پندرہ الفاظ میں جانور، ہتھیار، افراد، جنگ اور فطرت سے متعلق الفاظ شامل ہیں، یعنی یہ محض صرفی مشق نہیں بلکہ سیرت کے اسباق کا ذخیرۂ الفاظ بھی ہے۔ ذیل کی جدول میں تمام پندرہ الفاظ کی جمع دی گئی ہے، پھر مشکل اور قابلِ توجہ الفاظ کی انفرادی تشریح کی گئی ہے۔

جدول: مفردات اور ان کی جمع

جدول 1: پندرہ واحد الفاظ کی جمع اور معانی

واحد	جمع	اردو معنی	نوٹ
قَائِدٌ	قَادَةٌ	رہنما، کمانڈر	فَاعِل کی خاص جمع
فَرَسٌ	أَفْرَاسٌ	گھوڑا	وزن أَفْعَال

صَنَمٌ	اَصْنَامٌ	بت	وزن اَفْعَال
عَقْرَبٌ	عَقَارِبٌ	بچھو	وزن فَعَالِل
وَجْهٌ	وُجُوْهٌ	چہرہ	وزن فُعُوْل
السَّيْفُ	السُّيُوْفُ	تلوار	ایک اور جمع: اَسْيَافٌ
سِلَاحٌ	اَسْلِحَةٌ	ہتھیار	وزن اَفْعِلَةٌ
قُوَّةٌ	قُوًى / قُوَّاتٌ	طاقت	دونوں جمعیں مستعمل
لِوَاءٌ	اَلْوِيَةٌ	جھنڈا، پرچم	وزن اَفْعِلَةٌ
رَجُلٌ	رِجَالٌ	آدمی، مرد	وزن فِعَال
اَلْغَنَمُ	اَلْغَنَائِمُ	بکریاں، بھیڑ بکری کا ریوڑ	اسمِ جمع؛ واحد: شَاةٌ
صَخْرَةٌ	صُخُوْرٌ	بڑا پتھر، چٹان	وزن فُعُوْل
غَزْوَةٌ	غَزَوَاتٌ	ایک غزوہ، مہم	جمع مؤنث سالم
شَجَرٌ	اَشْجَارٌ	درخت	اسمِ جنس جمعی؛ واحد: شَجَرَةٌ
دِرْهَمٌ	دَرَاهِمُ	چاندی کا سکہ	وزن فَعَالِل

AIOU LIBRARY aioulibrary.com

قابلِ توجہ الفاظ کی تشریح

قَائِدٌ اور فَاعِل صیغے کی جمع

قائد اسمِ فاعل ہے جس کے معنی رہنما، سردار یا فوجی کمانڈر کے ہیں۔ فَاعِل صیغے کی بہت سی صفات اور اسامی کی جمع فَعَلَۃ کے وزن پر آتی ہے، جیسے قائد سے قَادَۃ، کَاتِب سے کَتَبَۃ اور حَافِظ سے حَفَظَۃ۔ اس قاعدے کو سمجھ لینے سے فاعل کے بہت سے الفاظ کی تعبیر آسان ہو جاتی ہیں۔ البتہ ہر فاعل کی یہی جمع نہیں آتی، بعض کی جمع فَاعِلُون بھی آتی ہے جیسے مُسْلِم کا متبادل نہیں، اس لیے لفظ کے استعمال کو لغت سے بھی تصدیق کرنی چاہیے۔ سیرت کے بیان میں قادہ کا لفظ لشکروں کے سرداروں کے لیے عام آتا ہے۔

رَجُلٌ، فَرَسٌ اور فِعَال و اَفْعَال کے اوزان

رجل کی جمع رِجَالٌ فِعَال کے وزن پر ہے اور یہ عربی کی مشہور ترین جمعوں میں سے ہے۔ اسی وزن پر جَبَل سے جِبَال اور بَئْس سے بِئَال بھی دیکھے جا سکتے ہیں، البتہ ہر لفظ کا وزن یاد رکھنا مشق سے آتا ہے۔ فرس یعنی گھوڑے کی جمع اَفْرَاسٌ اَفْعَال کے وزن پر ہے؛ خیال رہے کہ فَرَس عربی میں نر و مادہ دونوں گھوڑوں کے لیے آتا ہے۔ صنم یعنی بت کی جمع بھی اسی وزن پر اَصْنَامٌ ہے۔ فتحِ مکہ اور بت شکنی کے واقعات میں اصنام کا لفظ بار بار آتا ہے، اس لیے یہ جمع سیرت کے طالب علم کے لیے براہِ راست مفید ہے۔

سِلَاحٌ، لِوَاءٌ اور اَفْعِلَۃ کا وزن

سلاح کی جمع اَسْلِحَۃ اور لواء یعنی پرچم کی جمع اَلْوِیَۃ دونوں اَفْعِلَۃ کے وزن پر ہیں۔ یہ وزن ان الفاظ میں آتا ہے جن کا واحد عموماً چار حروف کے آس پاس ہوتا ہے۔ لواء کا ایک اور اہم استعمال یہ ہے کہ قدیم فوجی تنظیم میں لواء ایک دستے اور اس کے جھنڈے دونوں کو کہا جاتا تھا اور سریوں کے کمانڈروں کو صاحبِ لواء بھی کہا گیا ہے۔ غزوات کے اسباق میں الویہ کا لفظ فوجی جھنڈوں کے لیے ملتا ہے۔ اسلحہ اردو میں باقاعدہ رائج ہو چکا ہے، اس لیے اس جمع کی یاد دہانی نسبتاً آسان ہے۔

اَلْغَنَمُ اور شَجَرٌ: اسمِ جمع کی پہچان

اس سوال کے دو الفاظ خاص توجہ کے مستحق ہیں کیونکہ یہ عام واحد نہیں بلکہ اسمِ جنس جمعی ہیں۔ غنم کا لفظ پورے ریوڑ یعنی بھیڑ بکریوں کے مجموعے کے لیے آتا ہے، اس کا افراد کے لیے واحد شَاۃٌ ہے یعنی ایک بکری یا بھیڑ، اور غنم کی جمع غُنَامٌ بنتی ہے۔ اسی طرح شجر درختوں کی جنس کے مجموعے کو کہتے ہیں، اس کا واحد تائے مربوطہ بڑھا کر شَجَرَۃٌ بنتا ہے یعنی ایک درخت، اور شجر کی جمع اَشْجَارٌ ہے۔ یہی اصول نخل، بقر اور تمر جیسے الفاظ میں بھی چلتا ہے۔ جو طالب علم یہ نکتہ سمجھ لے وہ لغت میں ان الفاظ کو تلاش کرتے وقت الجھن کا شکار نہیں ہوتا۔

قُوَّۃٌ کی دو جمعیں اور غَزْوَۃٌ کی سالم جمع

قوت کی دو جمعیں رائج ہیں: قُوًی جو جمعِ تکسیر ہے اور قُوَّاتٌ جو جدید استعمال میں افواج اور طاقتوں کے لیے بہت عام ہے۔ غزوۃ یعنی ایک مہم کی جمع غَزَوَاتٌ باقاعدہ جمعِ مؤنث سالم ہے کیونکہ واحد کے آخر میں تائے مربوطہ ہے۔ سیرت کی کتابوں کے عنوانات میں غزوات کا لفظ اسی جمع کی صورت میں آتا ہے، مثلاً غزوات النبی کے عنوان سے ابواب۔ ان مثالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی باب میں سالم اور تکسیر دونوں قسمیں ساتھ ملتی ہیں، اس لیے طالب علم کو لفظ بہ لفظ استعمال یاد کرنا چاہیے نہ کہ ایک قاعدہ سب پر لاگو کر دینا چاہیے۔

بقیہ الفاظ پر مختصر نوٹ

عقرب یعنی بچھو کی جمع عَقَارِبٌ اور درہم یعنی چاندی کے سکے کی جمع دَرَاهِمُ دونوں فَعَالِل کے وزن پر ہیں، یہ وزن چار حرفی اسامی کی پہچان ہے۔ وجہ یعنی چہرے کی جمع وُجُوْهٌ اور صخرہ یعنی چٹان کی جمع صُخُوْرٌ فُعُوْل کے وزن پر ہیں۔ سیف یعنی تلوار کی زیادہ مشہور جمع سُيُوْفٌ ہے جبکہ اَسْيَافٌ بھی اہلِ لغت نے ذکر کی ہے۔ دراہم کا لفظ معاشی لین دین اور ذکواۃ کے نصاب کے بیان میں آتا ہے۔ ان سب مثالوں سے یہ اصول واضح ہوتا ہے کہ جمعِ تکسیر کے اوزان محدود اور قابلِ یاد ہیں، اور ہر وزن کی چند مثالیں پختہ کر لینا بڑے ذخیرے کو کھول دیتا ہے۔

نتیجہ

خلاصہ یہ کہ پندرہ الفاظ میں سے زیادہ تر کی جمع تکسیر کے مشہور اوزان پر آتی ہے، دو الفاظ اسمِ جمع ہیں جن کا نظام الگ ہے، اور غزوۃ کی جمع سالم ہے۔ امتحان میں صرف کوئی سے دس مانگے گئے ہیں، مگر استاد کی نظر میں وہ جواب بہتر ہوتا ہے جس میں اوزان یا مختصر نوٹ بھی شامل ہو۔ طالب علم کو چاہیے کہ وہ جدول کی جمعیں اونچی آواز میں دہرائے اور ہر جمع کے ساتھ ایک چھوٹا سا جملہ بنائے، مثلاً میدان میں الویۃ لہرائے گئے اور داگر کے پاس دراھم تھے۔ اس طرح یہ الفاظ یادداشت کے ساتھ ساتھ اسباق کے مفہوم سے بھی جڑ جائیں گے۔

سوال نمبر 5: مذکر کے مؤنث اور مؤنث کے مذکر

سوال نمبر 5۔ درج ذیل کلمات میں سے صرف پانچ مذکر کے مؤنث اور پانچ مؤنث کے مذکر تحریر کریں: (20 نمبر)

الْمِسْكِيْنُ، حَرِيْصَةٌ، الرَّجُلُ، فَاضِحٌ، اُمٌّ، رَاحِلٌ، الْعَظِيْمَةُ، بِنْتٌ، مَشْؤُوْمَةٌ، اَمِيْنٌ، نَظِيْفَةٌ، الْقَدِيْمَةُ، صَدِيْقٌ۔

تمہید: عربی میں تذکیر و تانیث

عربی گرامر میں ہر اسم یا تو مذکر ہوتا ہے یا مؤنث، اور اس جنس کا اثر صفت، ضمیر، فعل اور اشارے سمیت پورے جملے پر پڑتا ہے۔ اردو بولنے والے طالب علم کے لیے یہ اس لیے بھی اہم ہے کہ اردو میں بھی جنس کا نظام موجود ہے مگر اس کے قواعد عربی سے مختلف ہیں۔ مؤنث کی پہچان کی تین مشہور صورتیں ہیں: لفظی مؤنث جس کے آخر میں تائے مربوطہ، الفِ ممدودہ یا الفِ مقصورہ ہو؛ معنوی یا حقیقی مؤنث جو مؤنث جاندار کے لیے ہو جیسے اُمٌّ؛ اور سماعی مؤنث جو اہلِ زبان کے استعمال سے ثابت ہو جیسے شمس اور ارض۔ اس سوال میں تیرہ الفاظ دیے گئے ہیں جن میں مذکر اور مؤنث دونوں شامل ہیں اور صرف پانچ پانچ کا انتخاب مطلوب ہے، مگر اس گائیڈ میں طالب علم کی سہولت کے لیے تمام الفاظ کی تبدیلی پیش کی جا رہی ہے۔

جدول1: پانچ مذکر الفاظ کے مؤنث

مذکر سے مؤنث کی تبدیلی

مذکر	مؤنث	اردو معنی	طریقہ
اَلْمِسْكِيْنُ	اَلْمِسْكِيْنَةُ	مسکین، محتاج (مرد/عورت)	تائے مربوطہ کا اضافہ
اَلرَّجُلُ	اَلْمَرْاَةُ	مرد/عورت	لفظ بدل جاتا ہے
فَاضِحٌ	فَاضِحَةٌ	رسوا کرنے والا/والی	تائے مربوطہ کا اضافہ
رَاحِلٌ	رَاحِلَةٌ	کوچ کرنے والا/والی	تائے مربوطہ کا اضافہ
اَمِيْنٌ	اَمِيْنَةٌ	امانت دار (مرد/عورت)	تائے مربوطہ کا اضافہ
صَدِيْقٌ (اضافی)	صَدِيْقَةٌ	دوست (مرد/عورت)	تائے مربوطہ کا اضافہ

جدول2: پانچ مؤنث الفاظ کے مذکر

مؤنث سے مذکر کی تبدیلی

مؤنث	مذکر	اردو معنی	طریقہ
حَرِيْصَةٌ	حَرِيْصٌ	لالچی، خواہش مند (عورت/مرد)	تائے مربوطہ حذف
اُمٌّ	اَبٌ	ماں/باپ	لفظ بدل جاتا ہے

تائے مربوطہ حذف	بڑی / بڑا	اَلْعَظِيْمُ	اَلْعَظِيْمَةُ
لفظ بدل جاتا ہے	بیٹی / بیٹا	اِبْنٌ	بِنْتٌ
تائے مربوطہ حذف	منحوس (عورت / مرد)	مَشْؤُوْمٌ	مَشْؤُوْمَةٌ
تائے مربوطہ حذف	صاف ستھری / ستھرا	نَظِيْفٌ	نَظِيْفَةٌ (اضافی)
تائے مربوطہ حذف	پرانی / پرانا	اَلْقَدِيْمُ	اَلْقَدِيْمَةُ (اضافی)

تبدیلی کے اصولوں کی تشریح

پہلا اصول: تائے مربوطہ کا اضافہ و حذف

سب سے عام قاعدہ یہ ہے کہ صفت یا اسمِ فاعل کی صورت والے مذکر الفاظ کے آخر میں تائے مربوطہ لگانے سے مؤنث بنتا ہے اور مؤنث سے وہی تاء ہٹانے سے مذکر حاصل ہوتا ہے۔ اس سوال میں مسکین سے مسکینۃ، فاضح سے فاضحۃ، راحل سے راحلۃ اور امین سے امینۃ اسی قاعدے کی مثالیں ہیں، اور دوسری طرف حریصۃ، عظیمۃ، مشؤومۃ، نظیفۃ اور قدیمۃ سے تاء ہٹا کر حریص، عظیم، مشؤوم، نظیف اور قدیم بنتے ہیں۔ یاد رہے کہ تائے مربوطہ وقف کی حالت میں ہ کی آواز دیتی ہے مگر لکھی تاء ہی جاتی ہے، اور جب لفظ کسی جملے میں ملا کر پڑھا جائے تو وہ ت کی آواز دیتی ہے۔ طالب علم اکثر املا میں اسی مقام پر غلطی کرتا ہے، اس لیے ان مثالوں کی لکھ کر مشق ضروری ہے۔

دوسرا اصول: لفظ ہی بدل جانے والے جوڑے

کچھ الفاظ ایسے ہیں جن کے مذکر و مؤنث کا تعلق صیغے کی تبدیلی سے نہیں بلکہ دونوں کے لیے الگ الگ الفاظ رائج ہیں، انہیں متبادل یا غیر متصرف جوڑے کہا جا سکتا ہے۔ اس سوال میں اس کی تین نمایاں مثالیں ہیں: رَجُل یعنی مرد کا مؤنث اِمْرَأَۃٌ یعنی عورت ہے، اُمٌّ یعنی ماں کا مذکر اَبٌ یعنی باپ ہے، اور بِنْتٌ یعنی بیٹی کا مذکر اِبْنٌ یعنی بیٹا ہے۔ یہ جوڑے

نسب، خاندان اور بنیادی انسانی رشتوں کے الفاظ ہیں اور دنیا کی اکثر زبانوں کی طرح عربی میں بھی یہ قدیم اور مستقل الفاظ ہیں۔ ان میں تائے مربوطہ لگانا غلط ہو گا، مثلاً رجل کی مؤنث رجلۃ کہنا درست نہیں۔ امتحان میں جو طالب علم یہ نکتہ لکھ دے وہ اپنی قاعدہ فہمی کا واضح ثبوت دیتا ہے۔

الفاظ کے معانی اور استعمال پر نوٹ

مسکین وہ محتاج اور بے بس شخص ہے جس کی ضرورت اکثر خاموشی میں چھپی رہتی ہے، اس لیے اس لفظ کی مؤنث صورت معاشرتی ابواب میں آتی ہے۔ فاضح کے معنی رسوا کرنے والے کے ہیں، یہ فضح یعنی پردہ چاک کرنے سے ہے۔ راحل راحلۃ کے جوڑے کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ راحلۃ سفر کی سواری یعنی اونٹنی کے لیے بھی اصطلاحاً آتا ہے، جس سے سیرت کے سفری واقعات میں اس لفظ کا استعمال سمجھ آتا ہے۔ امین امانت دار کو کہتے ہیں اور یہ صفت سیرت میں نمایاں مقام رکھتی ہے۔ حریص وہ ہے جو کسی چیز کی شدید خواہش اور لالچ رکھے۔ عظیمۃ اور قدیمۃ صفات ہیں جن کا موصوف مؤنث ہوتا ہے، مثلاً قدیم کتاب یا عظیم شخصیت کے لیے عربی ترکیب اسی جنس کی رعایت سے بنتی ہے۔ مشؤومۃ منحوس کے معنوں میں صفت ہے۔ اس تفصیل سے ظاہر ہے کہ جنس کی مشق دراصل الفاظ کے معنی اور استعمال سے گہرا تعلق رکھتی ہے۔

امتحانی طریقہ اور عام غلطیاں

- پہلے ہر لفظ کی جنس پہچانیں: تائے مربوطہ والا عموماً مؤنث اور اس کے بغیر صفت عموماً مذکر؛ مگر اُمّ اور بِنْتٌ جیسے حقیقی مؤنث بغیر تاء کے بھی مؤنث ہیں۔
- سوال میں صرف پانچ پانچ مانگے گئے ہیں، اس لیے منتخب الفاظ واضح نمبر نگ کے ساتھ لکھیں تاکہ ممتحن کو گننے میں آسانی ہو۔
- جہاں لفظ بدلتا ہے وہاں قوسین میں نوٹ لکھیں کہ یہاں صیغہ نہیں بدلتا، لفظ ہی دوسرا آتا ہے۔
- ال یعنی الف لام والے الفاظ میں تبدیلی کے بعد بھی الف لام برقرار رکھیں، جیسے المسکین سے المسکینۃ۔
- تائے مربوطہ اور کھلی تاء میں فرق رکھیں؛ بنت کی تاء اصلی لفظ کا حصہ ہے، تائے مربوطہ نہیں۔

مزید مشق: جنس کا جملے پر اثر

جنس کی پہچان کا اصل فائدہ جملہ بناتے وقت ظاہر ہوتا ہے، کیونکہ عربی میں صفت اپنے موصوف کی جنس کے تابع ہوتی ہے اور فعل و ضمیر بھی اسی کے مطابق آتے ہیں۔ مثال کے طور پر جب ہم کہتے ہیں کہ مسکین آدمی آیا تو ترکیب میں مسکین مذکر صورت میں آئے گا، اور اگر بات مسکین عورت کی ہو تو مؤنث صورت کے ساتھ فعل بھی مؤنث آئے گا، جیسے مدد کے لیے آئی ہوئی عورت کی ترکیب میں ہر لفظ ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہو گا۔ اسی طرح قدیم کتاب کو عربی میں کہتے وقت کتاب کے مؤنث ہونے کی وجہ سے صفت قدیمۃ آئے گی، اور عظیم آدمی کے لیے صفت عظیم رہے گی۔ طالب علم کو چاہیے کہ وہ دیے گئے جوڑوں میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک ایک چھوٹا جملہ خود بنائے؛ یہ مشق شروع میں سست لگے گی مگر چند دن میں جنس کی پہچان عادت بن جائے گی اور آگے کے یونٹس میں آنے والی لمبی عبارات پڑھتے وقت یہی عادت سب سے زیادہ کام آئے گی۔

نتیجہ

نتیجہ یہ ہے کہ اس سوال کے اکثر الفاظ میں مذکر و مؤنث کی تبدیلی تائے مربوطہ کے اضافے یا حذف سے ہوتی ہے، جبکہ رجل و امرأۃ، ام و اب اور بنت و ابن کے تین جوڑوں میں لفظ ہی بدل جاتا ہے۔ جو طالب علم یہ دو صورتیں الگ الگ ذہن میں رکھے گا وہ اس قسم کے کسی بھی سوال میں غلطی نہیں کرے گا۔ مزید پختگی کے لیے مشورہ ہے کہ ہر جوڑے کو ایک چھوٹے جملے میں استعمال کیا جائے، مثلاً استاذ کے مقابل استاذہ کی ترکیب بنائی جائے، کیونکہ جملے میں استعمال سے جنس کے اثرات صفت اور فعل پر بھی واضح ہو جاتے ہیں۔